# تاریخ رحمانیہ بابت ۱۳۵۶ھ

(از مدیر)

قارئین محدث کو معلوم ہے کہ ہم نے گذشتہ سال مدرسہ رحمانیہ دہلی کی سالانہ کارگذاریوں کو مختصراً شائع کیا تھا۔ اسی سلسلے میں اس سال کے حالات بھی ہم اجمالاً آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں گو یہ حالات اور واقعات حسب موقع محدث میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اب اختتام سال کے موقع پر "تاریخ رحمانیہ" کے عنوان سے ان کو اضافہ و ترمیم کے ساتھ یکجا جمع کر دینا غالباً خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ پس بکمال مسرت و شادمانی عرض ہے کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے کہ محترم جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی ناظم و مہتمم مدرسہ کی خاص توجہ اور بے نظیر فیاضیوں کی بدولت آج بھی ہم مدرسہ کے انتظامی و تعلیمی شعبوں کو اسی طرح کامیاب پاتے ہیں جس طرح گذشتہ برسوں میں تھے۔ چنانچہ طلبہ کی جسمانی راحت و آرام کے جتنے اسباب ہوسکتے ہیں ان کی بہم رسانی کے ساتھ ساتھ ان کی علمی ترقی اور روحانی پرورش کے لئے مکتبہ میں مفید نئی نئی کتابوں کے منگوانے اور دارالمطالعہ میں عربی و اردو، مذہبی و ملکی، اخبارات و رسائل کے آنے کا سلسلہ اس سال بھی بحمد اللہ جاری رہا۔ کتب خانہ میں اس سال جو درسی اور غیر درسی کتابیں منگائی گئی ہیں، ان میں سب سے زیادہ اہم، قابلِ ذکر اور نایاب کتاب نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ للزیلعی ہے۔ جو پچاس روپیہ میں ایک مقامی بزرگ سے خریدی گئی ہے۔

تبلیغی سلسلے میں رسالہ محدث ماہ بماہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ تقویۃ الایمان وغیرہ بعض دینی کتابیں بھی مفت تقسیم کی گئیں۔ مدرسہ کی انجمن "جمعیۃ الخطابۃ" کے ہفتہ واری اجلاس بھی برابر پابندی اور مستعدی کے ساتھ ہوتے رہے اور سال کے اکثر حصے میں ہر ہفتہ میں اچھی تقریریں کرنے والوں کو ہولڈر، فاؤنٹین قلم، شیشے کی دواتیں وغیرہ برابر انعام میں دی جاتی رہیں۔ اور انجمن مذکور کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶؍ اگست ۳۷ء کو مولانا محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا منتخب لڑکوں نے تقریریں کیں اور حسب حیثیت ان کو نقد انعامات دیئے گئے جن کی کل میزان مـ۵ـ۸ ہے۔

طلبہ کی جسمانی صحت برقرار رکھنے کیلئے بنوٹ کے استاد بھی برابر آتے رہے اور کسرت کے بعد لڑکوں کی گرم گرم جلیبیوں اور برف کے پانی سے تواضع کی جاتی تھی۔ اسی سلسلے میں ۲۱-۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء کو قطب (دہلی کی مشہور سیرگاہ) کی پر لطف اور صحت افزا سیر بھی ہوئی۔ تین تین لاریوں میں تمام مدرسین و طلبہ اکٹھے ہو کر گئے اور آئے۔ وہاں مہتمم صاحب نے پرتکلف دعوت کا بھی انتظام کیا تھا۔ اس تفریح کے کل مصارف کا اندازہ تقریباً دو سو روپیہ کیا جاتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس سال کوئی طالب علم اتنا سخت تو بیمار نہیں ہوا کہ اس کو اپنے عزیز و اقارب میں پہنچانا ضروری سمجھا گیا ہو۔ لیکن مدرسہ میں جو طلبہ اپنی بیماری کے

دن کلٹتے رہے ان پر مہتمم صاحب کی خاص نگرانی رہی اور ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ گھر سے زیادہ انھیں یہاں آرام ملا اور گھر سے زیادہ دیکھ بھال اور علاج معالجہ ان کا یہاں ہوا +

حسب دستور امتحانات بھی برابر ہوئے اور اول نمبر پر کامیاب ہونے والے لڑکوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ چنانچہ سہ ماہی امتحان ۲۰-۲۱-۲۲ محرم ۵۶ھ مطابق ۳-۴-۵ اپریل ۳۷ء کو ہوا۔ اس کے بعد ایک روز تعطیل رہی تمام طلبہ ومدرسین روشن آرا باغ میں تفریح کے لئے گئے۔ اسی طرح ۲۳-۲۴ ربیع الثانی ۵۶ھ مطابق ۳-۴ جولائی ۳۷ء کو ششماہی امتحان بالکل اچانک لیا گیا یعنی گذشتہ اسباق پر نظر ثانی کا موقع طلبہ کو نہیں دیا گیا۔ جس فوری طور پر ان سے ان کی عادت کے خلاف تقریری امتحان لیا گیا۔ خطرہ تھا کہ شاید کم کامیاب ہوں۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ نتیجہ بہت اچھا رہا۔ اوپر کی جماعتوں میں تو کوئی بھی فیل نہیں ہوا۔ ہاں نیچے کی جماعتوں میں بعض لڑکے فیل ہوئے تھے۔ ۵ جولائی کو عصر کے بعد مہتمم صاحب نے نتیجہ سنا دیا فیل ہونے والوں کے زخموں پر لعن وملام کی نمک پاشی نہیں کی، بلکہ ان کی ہمت بندھائی اور نہایت مؤثر انداز میں ایک رقت انگیز تقریر کی جس میں ان کو دعائیں دیں اور آئندہ کے لئے تیار ومستعد ہونے کی تلقین کی۔ ان دونوں امتحانوں میں اول آنے والوں کو دو دو روپے نقد انعام میں دیئے گئے تھے +

## سالانہ امتحان اور جلسہ تقسیم اسناد وانعامات

جلسہ کی کارروائی ۱۹ شعبان بروز پیر صبح سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حسب ذیل پروگرام کے مطابق کارروائی تا نماز ظہر جاری رہی اس کے بعد کھانا کھا کر حاضرین نماز ادا کرکے رخصت ہوئے پروگرام مندرجہ ذیل ہے +

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| تلاوت قرآن مجید | مولوی عبدالخالق صاحب | ۵ منٹ | تقریر اردو | مولوی حبیب اللہ صاحب | ۸ منٹ |
| نظم اردو | مولوی محمد ادریس صاحب آزاد | ۵ منٹ | بیان | مولوی ابوشحمہ صاحب | منٹ |
| نظم اردو | مولوی عبدالغفور صاحب | ۵ منٹ | تقریر عربی | مولوی عبدالغنی صاحب | ۱۰ منٹ |
| تقریر اردو | مولوی عبدالقیوم صاحب | ۱۰ منٹ | قصیدہ عربی | مولوی عبدالغفور صاحب | ۱۵ منٹ |
| نظم اردو | مولوی احسان اللہ صاحب | ۱۰ منٹ | تقریر اردو | مولوی محمد اکبر صاحب | ۱۰ منٹ |
| تقریر عربی | مولوی الطاف الرحمن صاحب | ۱۰ منٹ | حفظ حدیث بلوغ المرام | مولوی عبدالرحمن صاحب نجدی | ۱۰ منٹ |
| تقریر اردو | مولوی ابوشحمہ خان صاحب | ۱۰ منٹ | قصیدہ عربی | مولوی عبدالغفور صاحب | ۱۰ منٹ |
| نظم اردو | مولوی عبیدالرحمن صاحب | ۱۰ منٹ | مقالہ | مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی | ۲۰ منٹ |

بنوٹ بھی لڑکوں نے کھیلی استاد عبدالقادر صاحب ۲۵ منٹ

نتیجہ امتحان تقسیم سند وانعام وتقریر صدارت واختتام جلسہ ودعاء از حضرت ممتحن صاحب

# امتحان کا نتیجہ مع انعام درج ذیل ہے

| نمبر شمار | نام جماعت | نتیجہ | تفصیل | انعام |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جماعت ادنیٰ | سب لڑکے پاس ہیں | حبیب اللہ کو جماعت میں اول رہنے کے باوجود ادنیٰ جماعت ہونیکے، عربی میں پرچہ لکھنے کے۔ | مبلغ پانچ روپے اور ایک گھڑی |
| ۲ | جماعت اولیٰ | سب لڑکے پاس ہیں | عبدالواحد جماعت میں اول قرآن مجید میں اول رہنے کے | صہ ر عہ پندرہ روپے |
| ۳ | جماعت ثانیہ | سب لڑکے پاس ہیں | بشیر احمد کو جماعت میں اول رہنے کے قرآن وحدیث میں اول رہنے کے | صہ صہ بیس روپے |
| ۴ | جماعت ثالثہ | سب لڑکے پاس ہیں | عبدالرحمٰن (بستوی) کو جماعت میں اول آنے کے | صہ ر پانچ روپے |
| ۵ | جماعت رابعہ | جماعت رابعہ میں ایک لڑکا فیل ہوا۔ اور عبدالقیوم عبدالحمید۔ عبدالخالق۔ محمد اکبر۔ عبدالعزیز۔ ضیاء الدین۔ عبدالرحمٰن پاس ہیں | عبدالخالق کو جماعت میں اول رہنے کے امام الدین کو نماز باجماعت ہمیشہ نماز پڑھنے کے | صہ ر پانچ روپے عہ ر دس روپے |
| ۶ | جماعت خامسہ | سب لڑکے پاس ہیں | | |
| ۷ | جماعت سادسہ | سب لڑکے پاس ہیں | عبدالرحیم کو جماعت میں اول آنے کے اور حدیث میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے | صہ ر عہ ر پندرہ روپے |
| ۸ | جماعت سابعہ | سب لڑکے پاس ہیں | | |
| ۹ | جماعت ثامنہ | سب لڑکے پاس ہیں | مولوی عبیدالرحمٰن کو جماعت میں اول رہنے کے اور جماعت میں اول آنے کے | صہ عہ ایک گھڑی اور ایک گھڑی پندرہ روپے |

عہ صہ۔ مولوی نذیر احمد صاحب مدرس کو ان کی نگرانی کتب خانہ اور نگرانی رسالہ محدث کی حسن کارگذاری پر پچھتر عہ صہ روپے بطور انعام دئیے۔ — دو عدد گھڑی اور مبلغ نوّے روپے

## سالانہ جلسے کے موقعہ پر جن طلبہ کی تقریریں ہوئیں انھیں حسب ذیل انعام ملا

مولوی محمد ادریس صاحب آزاد کو دو روپے ✤ مولوی عبدالغفور صاحب کو تین روپے ✤ مولوی عبدالقیوم صاحب کو تین روپے ✤ مولوی احسان اللہ صاحب کو دو روپے ✤ مولوی الطاف الرحمٰن صاحب کو چار روپے ✤ مولوی ابوشحمہ خالصاحب کو تین ر مولوی عبیدالرحمٰن صاحب کو چار روپے ✤ مولوی حبیب اللہ صاحب کو دو روپے ✤ مولوی ابوشحمہ صاحب کو دو روپے ✤ مولوی عبدالغنی صاحب ۵ ر مولوی محمد اکبر صاحب کو تین روپے ✤ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نجدی کو دس روپے ✤ بنوٹ کھیلنے والے لڑکوں کو چھ روپے ✤

بحمداللہ ساری جماعت میں صرف ایک لڑکا فیل ہوا باقی سب بحمداللہ پاس رہے۔ آٹھویں جماعت میں مولوی ابوشحمہ صاحب بستوی پاس ہوئے جنھیں نجدی جبہ اور سافہ ملا۔ مولوی عبیدالرحمٰن صاحب مبارکپوری اس جماعت میں اول نمبر پر آئے علاوہ گھڑی اور نقدی کے جبہ نجدی کا ملا اور عقال غربی سنہری بھی دی گئی۔ جلسہ دوسو بارہ ۲۱۲ روپے نقد انعام تقسیم ہوا۔ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے جو مقالہ پڑھا تھا وہ چھپوا لیا گیا تھا اور جلسہ گاہ میں تقسیم ہوا۔ اب بھی جن صاحب کو ضرورت ہو محصول ڈاک کے تین پیسے بھیجکر مفت طلب فرمالیں۔ جلسہ گاہ مدرسہ کا وسیع ہال کمرہ تھا۔ جو دہلی کے اعلیٰ طبقہ کے علما و عمائدین سے پُر تھا۔ خیر و خوبی کے ساتھ تقریباً پانچ گھنٹے تک یہ جلسہ ہوتا رہا۔ فالحمد للہ۔ پھر غریب طلبہ کو مہتمم صاحب نے کرایہ اپنے پاس سے دیا الغرض تقریباً چھ سو روپیہ اس روز خرچ ہوا جو دعوت وغیرہ کے علاوہ ہے تبارک اللہ۔

## اس سال کی ایک اہم خصوصیت

گذشتہ ماہ فروری ۱۹۳۷ء کی ۱۲ر سے ۲۶ر تک کی تاریخوں میں، جبکہ ملک کے گوشے گوشے میں حضور نظام بادشاہ حیدرآباد دکن وبرار خلد اللہ ملکہ کی سلور جوبلی کا غلغلہ بلند تھا، اور تقریباً ہر اسلامی ادارہ اس تقریب میں شریک ہوکر اپنی دلی مسرت وبہجت کا اظہار کر رہا تھا۔ دار الحدیث رحمانیہ دہلی نے بھی حضور نظام کی عام انسانی واسلامی، دینی وعلمی خدمات کی بنا پر اس مسعود تقریب میں شرکت کا فخر حاصل کیا۔ چنانچہ ۱۷ر فروری ۳۷ء کو مدرسہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت فخر قوم عالی جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب مدظلہ العالی رئیس اعظم دہلی ومہتمم دار الحدیث رحمانیہ، مدرسہ کے ہال کمرہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حضور نظام کے دور حکمرانی کے گذشتہ ۲۵ سال کے زریں کارناموں کو مختلف مقررین نے وضاحت سے بیان کیا۔ اور مدرسہ کے طلبہ نے مناسب حال نظمیں بھی سنائیں۔ اور مہتمم صاحب کی طرف سے حاضرین کی شیرینی اور فروٹ وغیرہ سے تواضع بھی کی گئی۔ اور اخیر میں تہنیت ومبارکبادی کا ایک رزولیوشن بھی پاس کیا گیا، جس کی نقل اخبارات کے علاوہ جناب مہتمم صاحب نے بذریعہ تار شہریار دکن وبرار کے چیف سکرٹری کی خدمت میں بھی بھیجدیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور نظام کا مندرجہ ذیل مکتوب گرامی اپنے چیف سکرٹری کی وساطت سے مہتمم صاحب کے نام موصول ہوا۔

## سلطان العلوم شہریار دکن وبرار حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا مکتوب گرامی

### بنام جناب مہتمم صاحب دار الحدیث رحمانیہ دہلی

H.E.H THE NIZAM'S PESHI OFFICE
KING KOTHI,
HYDERABAD - DECCAN
MARCH, 1937

DEAR SIR,

I Am Commanded by the nizam to acknowlege with thanks your Telegram dated 17TH FER 1937. and to Request you to convey to the Professors and Students of your madarsa his exalted Highness's appreciation of their Congratulation on the occasion of his Silver jubilee.

yours Truly
Sd/-
Chief Secretary to H.E.H THE NIZAM.

To,
Ataur Rahman Esq.
manager, madrasa Darul Hadis Rahmania Delhi

از دفتر پیشی حضور پر نور نظام اوف حیدر آباد
کنگ کوٹھی۔ حیدر آباد دکن مارچ ۱۹۳۷ء

جناب العالی

مجھکو حضور نظام نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے تار مورخہ ۱۷ر فروری کا شکریہ ادا کروں۔ اور آپ سے درخواست کروں کہ آپ اپنے مدرسہ کے طلبا، اور حضرات مدرسین تک یہ پہنچا دیں کہ ان کی اس مبارک بادی پر جو انھوں نے ان کی سلور جوبلی کے موقع پر دی ہے حضور نظام نے خوشی و پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

دستخط

چیف سیکریٹری حضور نظام

# ارباب علم و بصیرت کا ورود اور مدرسہ کے متعلق ان کی گرانقدر رائیں

یوں تو ہمیشہ ہی اللہ کے فضل سے مدرسہ میں ملک و ملت کے زعماء و فضلا آئے اور معائنہ کے بعد علوم دینیہ کی بقاء و استحکام کے متعلق اپنے قلوب کی گہرائیوں میں ایک نہ مٹنے والا نقش لیکر واپس ہوئے لیکن اس سال خصوصیت کے ساتھ چند ایسے باا‌ثر علماء تشریف لائے جن کی علمی ذوق و تجربہ کو دیکھتے ہوئے، ان کی ان تحریروں پر غائر نظر ڈالی جائے جو انھوں نے مدرسہ کے متعلق لکھی ہیں تو واللہ! یہ ماننا پڑتا ہے کہ دار الحدیث رحمانیہ اپنی ممتاز خصوصیات کی بنا پر اپنی نظیر آپ ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ان معاینوں کو نقل کرتے ہیں جو اس سال تشریف لانے والے علماء نے لکھے ہیں۔

## جامع ازھر مصر کا معزز وفد

مصر کی مشہور یونیورسٹی "جامع ازھر" کا ایک وفد جو پانچ اراکین پر مشتمل تھا شوال ۱۳۵۵ھ مطابق جنوری ۱۹۳۷ء کو دہلی میں وارد ہوا تھا۔ اور بتاریخ ۳ر جنوری ۱۹۳۷ء کو ۱۰½ بجے دن میں مدرسہ رحمانیہ میں بھی تشریف لایا۔ اس وفد نے طلبہ و اساتذہ کی عربی تقریریں، استقبالیہ قصیدے، اور حفظ حدیث کے نمونے سنکر جو اثر اپنے دلوں میں لیا وہ انھیں کے الفاظ میں سنئے۔

زرنا المدرسة الرحمانية آل الحديث الشريف فسرنا تقدم اللغة العربية بين طلابها حتى سمعنا منهم الخطب البليغة والقصائد المتينة والفكر النيرة بالعبارات المؤثرة وزاد سرورنا ما شهدنا منهم من حفظ جملة عظيمة من احاديث المصطفى صلى الله عليه وسلم يتلونها بالعربية ويشرحونها بالاردوية بلا تلعثم ولا تلكؤ ما يشهد بعظيم عنايتهم التي يسأل الله لها بالنمو والتوفيق ولقد علمنا ان هذه المدرسة يقوم بكل نفقاتها رجل يد يأمه فطر على الخير ومحبة العلم والعناية بنشره وعلو كلمة الله وانا لنرجوان يكون عمله مبرورا مقبولا ونسال الله جل شانه ان يضاعف له المثوبة وان يديم للمدرسة حياة سعيدة وآثارا مجيدة وفوائد عديدة بمنه وكرمه

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم رئیس البعثۃ الازھریۃ ابراھیم الجبالی محمد حبیب ـ محمد صلاح الدین النجار ـ عبد الوھاب النجار من شوال ۱۳۵۵ھ محمد احمد العدوی۔

(ترجمہ) ہمیں مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ طلبا کی عربیت نواز طبیعتوں کو دیکھکر بہت خوشی ہوئی۔ انھوں نے بہترین طریقے پر تقریریں کیں اور فصیح وبلیغ (طبعزاد) عربی قصیدے پڑھکر سنائے۔ جن میں روشن خیالات کو نہایت سنجیدہ اور موثر پیرایہ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ سب سے زیادہ ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ لڑکوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ایک خاصہ مجموعہ یاد کر رکھا تھا جس کو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے عربی زبان میں پڑھتے تھے اور اردو زبان میں اس کی تشریح بیان کرتے تھے۔ یہ سب کچھ ہمیں کارکنان مدرسہ کی کرم فرمائی نے دیکھنے کا موقعہ دیا۔ خدا ان کی اس سے زیادہ حوصلہ افزائی فرمائے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مدرسہ کے اخراجات کا تمام بوجھ ایک ایسے شخص نے اٹھا رکھا ہے جسکو خدا نے بھلائی کیلئے پیدا کیا اور علم دوست بنایا ہے اور جس کے دل میں علوم وفنون کی اشاعت کی تڑپ اور اعلاء کلمۃ الحق کا جذبہ موجزن ہے ہم خدا کی ذات سے امید کرتے ہیں کہ وہ موصوف کی سعی کو مشکور ومقبول فرمائے گا۔ اور اسی کی بارگاہ میں درخواست ہے کہ وہ ان کے اجر وثواب کو دوگونہ کرے۔ نیز مدرسہ کو سلامتی کے ساتھ حیات جاودانی نصیب ہو اور اس کو اپنے فضل سے مختلف فوائد ونیک آثار کا سرچشمہ بنائے (آمین)

## علامہ عبد العزیز ثعالبی کی رائے

علامہ عبد العزیز ثعالبی، ٹیونس (جو حکومت فرانس کے ماتحت ہے) کے باشندے ہیں۔ اور اپنے علم وفضل تدبر وبیدار مغزی کی بنا پر ایک مشہور شخصیت ہیں۔ پچھلے دنوں جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو ۵ رفروری ۳۷ء کو آپ نے مدرسہ رحمانیہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے معائنہ سے آپ کے دل میں کیا تاثرات پیدا ہوئے، وہ انھیں کے الفاظ میں درج ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں۔ اور اندازہ لگائیں کہ اس زمانہ شناس، روشن خیال فاضل کی نگاہوں میں مدرسہ رحمانیہ کی کیا شان اور عظمت ہے؟ فرماتے ہیں۔

زرت المدرسۃ الرحمانیۃ صبیحۃ یوم الجمعۃ سلخ ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۵۵ھ فسمعت اساتذتھا یخطبون وینشدون الشعر وکذلک طلبتھا النجب بلسان عربی فصیح اخاذ وانھا المنبرۃ توجب التقدیر والاعجاب بھذہ المدرسۃ النافعۃ التی تعلم الدین والعقائد علی ساس السلفیۃ القیمۃ ورأیت من الحرکات الریاضیۃ التی تدل علی قوۃ عضل الطلبۃ ومتانۃ سواعدھم وخفۃ حرکتھم مایدل علی عنایۃ المدرسۃ باتقان التربیۃ البدنیۃ کما عنیت بالتربیۃ الروحیۃ وان جمعھا بین ھاتین المزیتین لعظیم وھو یبشر بایجاد ناشئۃ فی الھند صالحۃ للکفاحین الادبی والروحی وانی لشاکر لھمۃ المؤسس الوقور ونشاط الاساتذۃ فی تثقیف طلبتھم وانا بذلک ابشرہ ـ

عبد العزیز الثعالبی

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

بتاریخ ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۵۵ھ یوم جمعہ کو صبح کے وقت "مدرسہ رحمانیہ" کی زیارت کا مجھے شرف حاصل ہوا۔ اس

مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کو نہایت فصیح و بلیغ قصائد عربیہ پڑھتے ہوئے اور عربی زبان میں بہترین تقریر کرتے ہوئے سنا یہ
کی وہ امتیازی خصوصیت ہے جو اس بات پر شاہد ہے کہ اس مفید دینی اور سلفی درسگاہ کا وجود کس قدر خوش آئند اور قابل
قدر ہے۔ یہاں کے طلبہ کو ایسی بدنی ریاضت اور کسرت کرتے ہوئے بھی دیکھا جوان کے بازوؤں کی قوت، ہاتھوں کی
مضبوطی اور کاموں میں چستی کی دلیل ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ رحمانیہ طالبانِ علم کی روحانی تربیت کے
ساتھ ان کی جسمانی پرورش و تقویت میں بھی نہایت اہتمام و توجہ سے کام لے رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان دونوں خصوصیات
کا ایک جگہ جمع ہو جانا ایک غیر معمولی اور عظیم الشان امر ہے اور یہ اس خوشخبری کا صریح پیغام ہے کہ ہندوستان میں ایک
نوخیز ترقی یافتہ، جدید نسل کا وجود قائم ہو رہا ہے۔ جو ہر قسم کی اخلاقی و روحانی تعلیمات کی علمبرداری کی صلاحیت رکھتا ہے میں
محترم بانی مدرسہ کی علو ہمتی کی داد دیتا ہوں اور طلبہ کی تعلیم و تہذیب میں اساتذہ کی مستعدی و دلچسپی کی تعریف کرتا ہوں
نیز آپ کے ہمراہی حضرت نے بھی آپ کی اس تحریر کی پرزور تائید کی ہے۔ فالحمد للہ۔

## مولوی عبداللہ صاحب مبلغ اسلام کے مشاہدات

میں تقریباً ایک ماہ تک دہلی میں مقیم رہا۔ مدرسہ رحمانیہ میں ٹھیرا، اور اسی ارادے سے ٹھیرا تھا کہ یہاں کے حالات خود دیکھوں اور معلوم کروں۔ بخدا اس مدرسے کو دیکھکر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ طلبا کو ہر طرح کی راحتیں حاصل ہیں۔ ان کے رہنے کے لئے کشادہ کمرے ہیں۔ ان کے لئے کتابوں کا انتظام مدرسے کی طرف سے ہے۔ ان کے کھانے کا اتنا عمدہ انتظام ہے کہ معمولی گھروں میں بھی یہ کم ہوتا ہے۔ باورچی خانہ ہے جہاں ان کے لئے ہر وقت عمدہ غذا تیار کی جاتی ہے۔ سب کو ایک ساتھ بٹھا کر دونوں وقت کھلایا جاتا ہے۔ برف کا پانی موجود رہتا ہے۔ شام کو انھیں بنوٹ اور ورزش کے لئے ایک معروف و مشہور استاد مقرر ہیں۔ پڑھائی کے لئے بہترین ذی علم، خوش عقیدہ اساتذہ مقرر ہیں جو پورے وقت انھیں دلسوزی اور محنت سے پڑھاتے ہیں، سہ ماہی امتحان ہوتا ہے۔ پھر ششماہی، پھر سالانہ امتحان ہوتا ہے جو طلبہ یہاں سے فارغ ہو کر سند لیکر نکلتے ہیں ان میں پوری قابلیت ہوتی ہے۔ ٹھوس علم ہوتا ہے اس وقت ہر جگہ بفضلِ خدا یہ لوگ علمی خدمتیں انجام دے رہے ہیں۔ مختصر لفظوں میں میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سے بہتر مدرسہ کوئی بھی میری نگاہ سے نہیں گذرا۔

میری موجودگی میں طلبا کو دستور قدیم کے مطابق "قطب" (دہلی کی مشہور سیرگاہ) کی سیر کے لئے دو دن کی چھٹی ہوئی میرا اندازہ ہے کہ تقریباً دو سو روپے اس میں صرف ہو گئے ہونگے۔ موٹروں پہ گئے موٹروں پر آئے، وہاں آم خوری کے ساتھ پراٹھے اور قورمہ، بریانی اور تنجن انھیں کھلایا گیا۔ جس کے لئے دہلی سے خاص باورچی وہاں گئے ہوئے تھے۔

مدرسے میں ہر وقت قال اللہ و قال الرسول کی سہاونی صدائیں گونجتی رہتی ہیں۔ طلبا کے اسباق کی ان کے اخلاق کی کافی نگرانی ہے۔ یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ ایک طالب علم کو مہتمم صاحب نے بار بار ڈاڑھی نہ مونڈنے کی تاکید کی، لیکن پھر بھی اس نے یہی حرکت کی اور باز نہ آیا تو اسے مدرسے سے خارج کر دیا گیا۔ لیکن پھر وہ آیا، سخت نادم ہوا اور توبہ کی تو پھر معاف

فرما دیا گیا اور داخل کر لیا گیا۔ پانچوں نمازوں میں باقاعدہ حاضری ہوتی ہے۔ نماز کی غیر حاضری پر، اسباق کی غیر حاضری پر، مدرسے کے اوقات میں مدرسے سے غیر حاضری پر، رات کو پانچ منٹ کی بھی غیر حاضری پر فوراً بازپرس ہوتی ہے۔ الغرض روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی تربیت یہاں ہو رہی ہے۔

مہتمم صاحب باوجود لکھ پتی ہونے کے ایک کھری چارپائی پر دس بجے صبح سے پانچ بجے شام تک بیٹھے رہتے ہیں اور پورے مدرسے کی دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ کبر و غرور آپ کے پاس پھٹکا بھی نہیں۔ طلبا کی بہت عزت کرتے ہیں۔ ان کے دکھ درد کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ کبھی بھی کسی چیز سے ان کا دل میلا نہیں ہونے دیتے۔ آج جبکہ اس گروہ کا کوئی پرسان حال بھی نہیں، خدا نے ان کے دل میں طلبا کی محبت اپنی اولاد کے برابر ڈال دی ہے۔ ان کے لئے نائی مقرر ہے ان کے لئے ڈاکٹر مقرر ہے۔ ان کے لئے درسگاہوں میں بجلی کے پنکھے لگے ہوئے ہیں ان کے لئے موسمی میوے موجود ہیں۔ ان کے لئے رہنے سہنے کی آسائشیں اور آرام موجود ہیں۔ غرض جس طرح ہم اپنے گھروں میں زندگی گذارتے ہیں، بخدا اس سے کہیں زیادہ بہتر ان کی زندگی بے فکری اور آرام سے یہاں گذر رہی ہے۔ میں تو یہ سین دیکھکر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت ملکر بھی کوئی ایسا مدرسہ اتنے پیمانے پر اور اتنی آسانیوں والا بنانا چاہے بھی تو مشکل ہے۔ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے ایک بندے سے اپنے دین کی اتنی بڑی ٹھوس خدمت انجام دلا رہا ہے۔ فالحمد للہ۔

میری دلی دعا ہے کہ پروردگار مہتمم صاحب کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ انھیں جزائے خیر دے۔ اور ان پر ان کی اہل و عیال پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور اس کوثر علم کو ہمیشہ جاری ساری رکھے۔ آمین۔ آمین۔

عبداللہ عرف بدرالہدیٰ مبلغ اسلام ساکن موضع بندی کٹھری ضلع اعظم گڈھ

## حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی کے تاثرات

**مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے متعلق میرے تازہ ترین تاثرات**۔ یوں تو میں مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کا دیرینہ واقف کار ہوں۔ لیکن اس وقت میرے سامنے مدرسے کے لڑکوں کی جمعیت الخطابہ کا امسالہ آخری اجلاس ہوا۔ اس میں میں نے مختلف مضامین پر طلبہ کی جو تقریریں سنیں ان تقریروں نے میرے دل پر غیر فانی اثر ڈالا ہے۔ یہ تقریریں عربی میں تھیں اردو میں بھی تھیں ان میں نظمیں بھی تھیں نثر بھی تھی میں حیرت زدہ ہوں کہ ان طلبہ کی ان تقریروں کی بہتری کا مرقع کن الفاظ میں ناظرین کے سامنے پیش کروں؟ میرے دل میں اس مدرسے کی اس کے مدرسین کی اس کے مہتمم کی اور اس کے طلبہ کی جو توقیر تھی بخدا وہ المضاعف ہو گئی۔ میں تو علی الاعلان کہوں گا کہ جو ٹھوس قابلیت اور تحریری تقریری سپرٹ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتا ہو وہ اس مدرسے کی طرف رخ کرے۔ یہاں کی اندرونی بیرونی دیکھ بھال یہاں کے دینی دنیوی انتظام یہاں کی علمی عملی ترقی بیشک تشفی بخش ہیں۔ میں بلند ہاتھوں سے جناب باری میں ملتجی ہوں کہ وہ خالق کریم وحدہٗ لاشریک لہٗ

اس مدرسے کو ہمیشہ برسرِ ترقی رکھے اور اس کے مہتمم صاحب کو اخلاص برکت اور جزائے خیر دے۔ طلبا اس نعمت غیر مترقبہ کو غنیمت سمجھیں اور اس کوثرِ علوم سے فیضیاب ہوں۔ طلبہ کے ماں باپ اپنے بچوں کو اپنے گھروں میں جو سکھ نہیں پہنچا سکتے میرا چشم دید واقعہ ہے کہ وہ سکھ انھیں اس مدرسے میں حاصل ہے فالحمد للہ۔ عبداللہ رحیم آبادی

## مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ اسلام کے خیالات

**مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کا میرا معائنہ۔** میں تقریباً آٹھ روز اس سفر میں دہلی میں ٹھیرا۔ اس اثنا میں مدرسہ رحمانیہ کے کافی معائنہ کا وقت مجھے ملا۔ مدرسہ کی ایک عمارت ہے جس کے چار سُو کمرے ہیں اور بیچ میں ایک لہلہاتا ہوا چمن اور پھلواری ہے۔ صاف ستھرے غسلخانے کھلا اور وسیع باورچی خانہ۔ مکتبہ کا بلند و بالا مکان۔ اساتذہ کا محنت و کوشش سے پڑھانا ہونہار طلبہ کا مشغولیت سے پڑھنا۔ مہتمم صاحب کا دن بھر یہیں بیٹھے رہنا۔ طلبا کے اخلاق وعادات کا معائنہ کرتے رہنا۔ مسجد میں بروقت تمام طلبا کا پہنچ جانا، وہاں باقاعدہ حاضری لیا جانا۔ رات کے وقت طلبہ کو بعد از عشا قانونًا کہیں نہ نکلنے دینا، اسباق کی حاضری کا رجسٹر موجود رہنا۔ ان کے بیماروں کے لئے ڈاکٹر کا مہیا رہنا، ان کی ادویات مہیا کرنا، ان کی پرہیزی غذا مہیا کرنا ان کی جسمانی ورزش اور صحت کا خیال رکھنا وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے میرا دل مسرور اور میری آنکھیں پرنور ہوگئیں۔ میری دلی دعا ہے کہ خدائے عالم اس چشمۂ علم کو ہمیشہ جاری وساری رکھے۔ اور اس کے ہر دلعزیز مہتمم کو ایمانی مالی اور جسمانی دنیوی اور دینی برکتیں بخشے۔ آمین۔ میں اس امر کو اگر ظاہر نہ کروں تو کتمانِ حق ہوگا کہ اس وقت اس ٹھوس تعلیم کا یہ مرکز طلبا کے لئے خاص فضل ربی ہے۔ محمد صدیق بہاری مبلغ اسلام

مہتمم مدرسہ انوار احمدیہ آرہ کی رائے صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ کریں۔

## دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے طلبہ کا متفقہ بیان

مرکزِ علوم دینیہ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی اپنے حُسنِ انتظام اور ممتاز خصوصیات کا حامل ہونے کے لحاظ سے موجودہ عربی مدارس میں یکتا و بے نظیر ہے یہ مدرسہ مخدوم و محترم عالیجناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہ رئیس دہلی کے زیرِ اہتمام سترہ سال سے بڑی آب و تاب سے جاری ہے۔ جس طرح یہاں تعلیم کے لئے قابل اور درسِ نظامیہ میں ماہر اساتذہ کا انتظام ہے اسی طرح طلبہ کی رہائش و دیگر حوائج کا بھی باحسن وجوہ اہتمام ہے مدرسہ ہی میں ایک طرف مطبخ ہے جس میں ہوشیار ملازمین اور منتظم کی زیرِ نگرانی بہترین اور لذیذ کھانا تیار ہوتا ہے حسب تجویز ڈاکٹر و حکیم پرہیزی غذا کا بھی اچھا انتظام ہے ایک ڈاکٹر صاحب مقرر ہیں جو مریض طلبہ کی دیکھ بھال اور دوا کا انتظام کرتے ہیں۔

مدرسہ ہی سے ہر ایک طالب علم کو سونے کیلئے چارپائی اور لالٹین وتیل کا بھی انتظام ہے۔ کپڑے دھونے کیلئے ہر جمعرات کو صابون ملتا ہے ہر سال جاڑے کے موسم میں ہر ایک طالب علم کو دولحاف کمبل اور گرم کوٹ دیا جاتا ہے۔ ہر جمعرات کو حجام برائے حجامت آتا ہے کبھی کبھی مدرسہ کی جانب سے دہلی کے مشہور تفریحی مقامات کی سیر کرائی جاتی ہے۔ مہتمم صاحب مدظلہ اپنی دریادلی اور مشہور فیاضی سے کام لیتے ہوئے موسمی فواکہہ اور میوے جات سے طلبہ کی ضیافت بھی کرتے ہیں غرضکہ مدرسہ مذکور کے طلبا اپنے گھر سے زیادہ یہاں آسائش وآرام سے ہیں اور ہر قسم کی سہولیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ یہاں طلبہ کو تحریر وتقریر اور مناظروں کی مشق کرائی جاتی ہے۔ طلبہ کے ذوق کو بڑھانے کیلئے مذہبی واخلاقی اخبارات اردو عربی بھی منگائے جاتے ہیں۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ یہ بیان دیتے ہیں کہ ہمارا طالبعلمی کا زمانہ نہایت آسائش وآرام اور راحت ولطف سے گذرا ہے۔ حضرت محترم جناب مہتمم صاحب ہمیں اپنے بچوں کی طرح عزیز سمجھتے ہیں اور نہایت ہی لطف وکرم سے پیش آتے ہیں فجزاہ اللہ خیرالجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

الغرض جو کچھ آرام وآسائش اور انتظام ہے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی متعناہ اللہ لطول حیاتہ (آمین) کی فیاضی اور دریادلی کا ادنیٰ نمونہ ہے ہم دست بدعا ہیں کہ خدایا تو ایسی برگزیدہ ہستی کو زمانہ دراز تک باسلامت زندہ رکھ اور اپنے دین کی خدمت لیتا رہ اور دونوں جہاں میں ان کے لئے تیری رحمت کشادہ رہے۔ آمین۔

عبدالعزیز عزیز ہوشیارپوری + عبیدالرحمان طالب بقلم خود + ابوشحمہ خاں + محمد ادریس اعظمی + محمد اکبر عفی عنہ الطاف الرحمٰن + عبدالرحمٰن بستوی + ضیاءالدین ضیاء مئوی + ابوسعید امام الدین امام رحمانی مظفرنگری بال الامین گونڈوی + محمد یوسف + محمد ادریس رحمانی + عبدالرحمٰن بکوہری + محمد حسین احسن گونڈوی + عبیداللہ تبتی عبدالعزیز ناصر بستوی + ایچ۔ ایم عبدالخالق خالدی + عبدالغنی حامد امرتسری + محمد ٹونکی + حبیب اللہ ارشد + عثمان + عبدالرحمٰن عربی نجدی + غلام اللہ + بشیر احمد قاصد + وزیر احمد فائز + محمد حسن خورشید + عبدالرحیم ثانی + عبدالواحد میرٹھی + عبیداللہ رحمانی + محمد علی تبتی + عبدالعفو بقلم خود + عبیدالرحمٰن + عبدالقادر + ادریس ٹونکی + احسان اللہ ٹونکی بقلم خود + عبدالشکور بکوہری + عبدالشکور بہاری + عبدالودود + محمد امین حق مبارکپوری عفا اللہ عنہ + عبدالستار ٹونکی + محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ + عبدالحمید بستوی۔ عبداللہ خاں بستوی۔ منیر خاں بکوہری +

جملہ انتظام مدرسہ حضرت میاں صاحب کی عنایت بے غایت وعطا۔ غیرمجذوذ کا شرمندہ احسان ہے۔ ہم سر بلند کرکے کہہ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ ہند کا ممتاز واعلیٰ مدرسہ ہے جس کے حلقہ رکنیت میں ایسے مدبر ومفکر علماء موجود جو فراخ حوصلگی سے غیرمعمولی گرمجوشی کے ساتھ اپنے مقصد عالی کو انجام دے رہے ہیں۔ بایں وجہ اس سے میں محبت کا اظہار کرتا اور اس کی مداومت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ عبدالقیوم رحمانی

میں مندرجہ بالا تحریر سے اتفاق رائے کرتا ہوا دارالحدیث کے صوری ومعنوی محاسن کو دیکھکر بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کی یہ واحد درسگاہ ہے جو نہ صرف طالبانِ علم کے روحانی وعلمی وعلمی فوز ونجاح کی ضامن ہے بلکہ جسمانی درستگی اخلاقی شائستگی قیام وطعام کی عمدگی کی بھی کفالت کرتی ہے۔ غریب الوطن طلباء مہتمم صاحب کے انتہائی محبت والتفات کو دیکھکر حقیقی والدین کے نظارہائے الفت واعتناء کو فراموش کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اے مالک الملک تو اپنے اس سرچشمہ فیض سے تشنگان علم کو قیامت تک سیرابی کا موقعہ دے اور مہتمم مدظلہٗ کو اس کے صلہ میں اعلیٰ ترین نعمت عطا فرما آمین ثم آمین۔ حقیقت میں دارالحدیث رحمانیہ ع جسکو خزاں نہیں ہے یہ ایسی بہار ہے ٭

ضیاء الدین ضیاء مئوی متعلم دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔ اقول ان المدرسۃ الرحمانیۃ ناظمہا الشیخ عطاء الرحمن فی احسن نظام واکمل ترتیب واتم اعتناء ادامہ اللہ عبداللہ المحمد الفرعادی

## تصدیق مدرسین

تحریر مذکور میں جو طلباء نے مضمون لکھا ہے وہ صحیح ودرست ہے۔ احمد اللہ مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی ۲۹ رجب ۱۳۵۵ھ

طلبۂ مدرسہ رحمانیہ دہلی کے مندرجہ بالا بیان کی میں تصدیق کرتا ہوں۔ نذیر احمد مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔

میں بھی مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کرتا ہوں۔ عبید اللہ مدرس مدرسہ رحمانیہ

بیشک طلبہ کا بیان بالکل صحیح ہے میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ مہتمم صاحب کی عمر ومال میں بے پایاں برکتیں عنایت فرماتا رہے اور انھیں دینی خدمات کا موقع دیتا رہے آمین آمین فقط عبدالغفور مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔

دارالعلوم رحمانیہ کے طلبا کا بیان بالکل درست ہے واقعی دارالعلوم ان تمام محاسن کا مرکز ہے بلکہ مزید براں اینکہ جناب والا میاں عطاء الرحمٰن صاحب ناظم دارالعلوم رحمانیہ باوجود رئیس اعظم ہونے کے غریب طلباء کی دیکھبھال بذات خاص فرماتے ہیں۔ ہر صبح نماز کے واسطے تمام طلبا کو جگا دیتے ہیں ہمیشہ باجماعت طلبا کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں سب طلباء کو خصوصیت کے ساتھ وقتاً فوقتاً بغرض ہمت افزائی معقول انعامات دیتے ہیں طلبا کے باہمی خصومات کو نہایت شفقت پدری سے طے فرماتے ہیں ؎ جان مگر در رہ اسلام تصدق کردہ ٭ زانکہ ہر فعل او من تابع قرآں بینم

خداوند رب العزت اس محب اہل علم کو ہر دوجہاں میں جزائے خیر دے آمین۔ احقر محمد شریف اللہ غفرلہ مدرس

## حضرت مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس اول ومہتمم مدرسہ انوار احمدیہ آرہ کی گرانقدر رائے

میں نے تقریباً دس سال کے بعد مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کو دیکھا مجھے اس سے بیحد مسرت ہوئی کہ مدرسہ نے اپنے ہر شعبہ میں کافی ترقی کی مجھے اس کی تعلیم اور تنظیم کے دونوں صیغوں کو دیکھکر بحمد اللہ بہت فرحت ومسرت ہوئی میری آنکھوں نے یہ دیکھا کہ مہتمم صاحب ان بھر مدرسہ

میں بیٹھے ہوئے ان پردیسی طالبعلموں کی دلجوئی میں اور ان کے اخلاق کی نگرانی میں اور ان کی تعلیم کے اعلیٰ اہتمام میں پوری دلچسپی سے کام لیتے رہتے ہیں۔ جہاں ایک طرف ان کی دینی تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے وہاں دوسری طرف انکی اخلاقی دیکھ بھال بھی کامل ہے پس میں اس قلبی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ دینی درسگاہ اعلیٰ پیمانے پر اپنا ٹھوس کام کر رہی ہے۔ مدرسہ کی دلکشا عمارت باورچی خانہ کا اعلیٰ انتظام کتب خانہ کا وسیع اہتمام مدرسین کا قابلیت کے ساتھ تعلیم دینا مہتمم صاحب کا دن بھر یہاں موجود رہ کر طلبہ کی نگرانی کرنا یہ تمام وہ چیزیں ہیں جن سے اکثر مدارس دینیہ خالی نظر آتے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کوثر علم کو جاری وساری رکھے اور اسکے مہتمم صاحب کو برکات عنایت فرمائے۔ عبداللہ آروی۔ ۲۲ اکتوبر ۳۷ء

# "مصر میں رحمانی علما کے علمی اور تبلیغی خدمات"

(از مولوی عبید الرحمن صاحب مبارکپوری رحمانی)

آج سے تقریباً ۱۲ سال پہلے نجد (عرب) کے یہ تین اصحاب عبداللہ بن علی الابیض القویعی عبداللہ بن علی القصیمی عبدالعزیز بن راشد الحریقی دارالحدیث رحمانیہ میں علوم قرآنیہ وحدیثیہ پڑھکر اپنے وطن پہنچے پھر وہاں سے مصر گئے۔ یہ تینوں رحمانی علما بہت ذہین وفطین ہیں لیکن اول الذکر حفظ وفہم ضبط وعقل قوت بیان اور مناظرہ ومعارضہ میں بے مثل ہیں۔ بزمانہ طالب العلمی آپکو پوری بلوغ المرام الفلیتہ لحدیث اور منتقی کا اکثر حصہ اور دوسرے رسائل مروجہ فی العرب محفوظ اور ازبر تھے۔ مصر کے عوام اور متوسط واعلیٰ طبقے کے لوگ قبر پرستی پیر پرستی اور دوسرے مشرکانہ رسم ورواج میں مبتلا ہونیکے ساتھ یورپ کی اندھی تقلید میں ہندوستانی مسلمانوں سے پیش پیش ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے "ہر فرعونے را موسیٰ" کے قانون کے مطابق مصر کے عوام اور تعلیمیافتہ طبقہ کی اصلاح اور ارشاد کے لئے سید محب الدین الخطیب ایڈیٹر "الفتح" استاذ محمد علی الطاہر ایڈیٹر "الشباب" علامہ محمد احمد شاکر القاضی الشرعی علامہ محمد حامد الفقی اور دارالحدیث کے مذکورہ الصدر رحمانی علما وغیرہ جیسے بزرگ مخلص اور سرگرم داعی پیدا کر دیئے ہیں اس دعوت وارشاد کی غرض سے انہیں رحمانی علما کی کوشش سے ایک انجمن بنام جمعیۃ انصار السنۃ المحمدیہ قائم ہے جس کے صدر علامہ محمد حامد الفقی اور نائب صدر عبداللہ الابیض الرحمانی ہیں چند برس پہلے جمعیۃ کے ارکان بہت تھوڑے تھے لیکن جب صدر جمعیت حج کیلئے حجاز تشریف لیگئے اور شاہ حجاز ایدہ اللہ بنصرہ نے کسی علمی خدمت کے سلسلہ میں ان کو چار سال کیلئے روک لیا تو ان کی عدم موجودگی میں عبداللہ الابیض نے اپنی سرگرم کوششوں کے ذریعہ جمعیت کو ایسی حیرت انگیز ترقی دی کہ چند مہینوں میں ارکین کی تعداد چار ہزار سے زائد ہوگئی۔ مصر کے بدعتی اور نیچری علما سے کئی دفعہ مباحثہ کا موقعہ پیش آیا اور آپ نے انکو ہمیشہ لاجواب کر دیا چنانچہ ایک دفعہ تمام نیچری اور بدعتی مولویوں نے آپ کو مناظرہ کا چیلنج دیا آپنے قبول کرتے ہوئے مجلس مناظرہ میں سب مقابل مولویوں سے کہدیا کہ ہر ایک مولوی اپنے تمام دلائل ایک ایک کرکے پیش کردے چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا آخر میں آپنے کھڑے ہو کر ایک ایک دلیل کا ترتیب وار جواب دیا پھر اپنے دعاوی کتاب وسنت اور عقل کی روشنی میں ثابت کر دیئے اور مقابل علما کو مہلت نہیں دی جبتک سب نے ..... اپنے عجز کا اقرار نہیں کر لیا اس عظیم الشان فتح کا یہ اثر ہوا کہ عوام اور تعلیمیافتہ سب عبداللہ الابیض کی جادو بھری تقریر اور قوت معارضہ سے مسحور ہوگئے اور ادھر ادھر اہلحدیث ہونے لگے سرکاری محکموں میں بر سر عہدہ بیدار دن بھر کام کرنے اور شام کو چھٹی کے وقت ایک ایک بربری اپنے ساتھ دس دس کو کھینچ لاتا اور وہ سب کے سب استاذ موصوف کی تقریر سنکر اور شکوک رفع کرا کے اہلحدیث ہو جاتے۔ آپنے عوام سے قبر پرستی اور دوسرے مشرکانہ رسوم بہت کچھ دور کر دیئے ہیں آپکے پرخلوص جادو اثر وعظ کیوجہ سے آپکی محبوبیت اور لوگوں کی گرویدگی کا یہ عالم ہے کہ "سعید" والے آپکو چھوڑنا نہیں چاہتے اور "قاہرہ" پہنچنے کے بعد قاہرہ والے آپ کی مفارقت گوارہ نہیں کرتے اس لئے کچھ دن آپ سعید میں گزارتے ہیں اور کچھ دن قاہرہ میں۔ آپ ارکین جمعیۃ کو قرآن وحدیث کا درس دیتے ہیں جسمیں بعض وہ ہندوستانی طلبہ بھی شریک ہوتے رہے ہیں جو "ازہر" سے سند فراغ حاصل کر چکے ہیں۔ علامہ عبدالعزیز شالبی دارالحدیث میں ورود کے موقعہ پر یہ سنکر بیحد خوش ہوئے کہ مصر کے مشہور سلفی عالم عبداللہ الابیض اسی دارالحدیث کے مایہ ناز فرزند ہیں۔

عبداللہ القصیمی نے علما اور تعلیمیافتہ یورپ زدہ نوجوانوں کی اصلاح میں زیادہ کوشش کی ہے چنانچہ علمائے ازہر کی نیچریانہ روش کے خلاف بعض مسائل میں علامہ یوسف الدجوی رئیس التعلیم سے آپنے گفتگو کی۔ اور "ازہر" سے فراغ کے بعد آپنے علی الاعلان اصلاحی مخالفت شروع کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ "ازہر" سے آپ کو جو وظیفہ ملتا تھا بند کر دیا گیا آپنے اس کی کچھ پروا نہیں کی اور ایک رسالہ بنام طیوخ الازہر لکھا آپکی تصانیف میں الثورۃ الوہابیہ اور مشکلات الحدیث عوام اور علما وطلبہ کیلئے بیحد مفید ہیں۔ آخر الذکر رسالہ میں احادیث پر نیچریانہ اعتراضات کے تشفی بخش جوابات دیئے گئے ہیں اور احادیث کی تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ ان دو حضرات کی کوششوں سے مصر میں جماعت اہلحدیث حیرت انگیز ترقی کر رہی ہے۔ اللہم زد فزد۔

اور ۳۱ ۳ راور ۳ کے ذریعہ علم اور تبلیغ خدمت پوری قابلیت وسرگرمی سے انجام دے رہے ہیں۔ اللہم کثر امثالہم